بسم اللہ الرحمن الرحیم

Lahore Islamic University

جامعة لاهور الإسلامية

الرقم
التاریخ 18-3-09
المرفقات

89/28

محترمی ومکرمی جناب مولانا مفتی محمد یوسف امتسانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

حافظ عبدالرحمن مدنی ﷾ کے زیرسرپرستی چلنے والے ادارے جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) اور مجلس التحقیق الاسلامی الحمدللہ عرصہ چالیس سال سے تدریس اور علم وتحقیق کے میدان میں امتیازی کردار ادا کررہے ہیں، جن سے اہل علم بخوبی واقف ہیں۔ ادارہ 'محدث' مختلف علمی اور تحقیقی موضوعات پر علما کی آراء وأفکار قارئین تک پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ ادارہ اب تک رسولِ مقبول ﷺ، خلافت وجمہوریت، مسئلہ سود، فتنہ انکارِ حدیث، فتنۂ امامت زن، مسئلہ تصویر جیسے اہم علمی موضوعات پر نمبرز شائع کرچکا ہے۔ انہی علمی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے گزشتہ سال مجلس التحقیق الاسلامی نے اپنے تعلیمی وتربیتی ادارے جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) کے ترجمان ماہنامہ 'رشد' کا 'حرمت رسول ﷺ نمبر' نکالا جسے الحمدللہ قبولِ عام حاصل ہوا۔

آپ بخوبی واقف ہیں کہ آج کل فہم قرآن کے باب میں بے حد کام ہورہا ہے اور ان میں بعض ایسے اِدارے بھی شامل ہیں جو فہم قرآن کی آڑ میں انکارِ قراءات اور انکارِ حدیث میں پیش پیش ہیں۔ مؤخر الذکر میں تو ادارہ مسلسل کام کرتا رہتا ہے، لیکن قراءات کے حوالے سے اگرچہ ایک عملی کام كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية کی شکل میں موجود ہے، لیکن حجیت قراءات پر تحریری طور پر علمی مواد اردو زبان میں تاحال کسی بھی مجلّہ میں شائع نہیں ہوا، اسی سوچ کے پیش نظر جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) نے 'علم قراءات' پر ایک 'خاص نمبر' نکالنے کا اہتمام کیا ہے جس میں پاکستان کے جید علما کرام کے فتاوی پر مبنی ایک مقالہ بھی شائع کیا جائے گا، چنانچہ اس سلسلے میں درج ذیل سوالات پر آپ سے رہنمائی مطلوب ہے۔

① کیا مروجہ قراءات عشرہ (جو مدارس میں پڑھی پڑھائی جارہی ہیں) کا قرآن وسنت میں کوئی ثبوت موجود ہے؟

② اس سلسلہ میں اسلاف امت کی کیا رائے ہے؟

③ جو لوگ قرآن مجید کی قراءات متواترہ کا انکار کرتے ہیں شرعی اعتبار سے ان کا حکم کیا ہے اور امت کو ان کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ واسلوب روا رکھنا چاہیے؟

معزز مفتیانِ کرام سے گزارش ہے کہ آپ قیمتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس سلسلہ میں راہنمائی فرمائیں۔ والسلام

ڈاکٹر حافظ حسن مدنی
مدیر التعلیم: جامعہ لاہور الاسلامیہ ومدیر 'محدث'

نوٹ: آسانی کی خاطر کچھ مواد پیش خدمت ہے جو اَحادیث اور ائمہ متقدمین کے فتاوی پر مشتمل ہے۔

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Head Office
99-J, Model Town, Lahore, 54700 - Pakistan. Phones : 5866476, 5866396, 5839404
Fax:+92-42-5836016 URL: www.mohaddis.com E-mail: hhasan@wol.net.pk

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱، ۲ ـــــ جمہور علماء کے نزدیک مروجہ قراءات عشرہ متواتر ہیں۔ اگرچہ ان میں سے قراءات سبعہ کا متواتر ہونا باجماع امت منقول ہے اور بقیہ قراءات ثلاثہ کے متواتر ہونے میں قدرے اختلاف ہے۔ (ملاحظہ ہو تنشیط الطبع فی اجراء السبع، مؤلفہ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ص ۷، ۱۵ قراءت اکیڈمی)

اس اجمال کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ احادیث مبارکہ میں جو "سبعة احرف" کا ذکر ہے اس سے مراد قراءات کی انواع سبعہ ـــ صیغ اسماء، صیغ افعال، اختلاف اعراب، کمی بیشی، تقدیم و تاخیر، الفاظ مترادفہ اور صفات حروف ـــ ہیں، مصحف عثمانی میں ایسا رسم الخط استعمال کیا گیا جس میں (حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آخری مرتبہ دور قرآن کے وقت کی) قراءات کو جمع کیا گیا، پھر اس جیسے سات مصاحف لکھواکر قراء سمیت اطراف عالم میں بھیجے گئے۔ ان مصاحف میں قراءات کی بہت بڑی تعداد تھی، جن میں سے دس ائمہ کی قراءات مشہور ہوئیں، اور پھر ان میں سے بھی سات ائمہ کی قراءات کو اور زیادہ شہرت ملی، حتی کہ انہی کو سیکھا اور سکھلایا جانے لگا اور یہ قراءات انہی ائمہ کی طرف ہی منسوب ہوگئیں، جبکہ درحقیقت یہ منقول قراءتیں ـ سبعہ و ثلاثہ ـ ان سبعہ انواع میں سے ہی ہیں جو سبعة احرف کی مراد ہیں راجح قول کے مطابق۔ اور "سبعة احرف" کا ثبوت درجہ تواتر تک پہنچا ہوا ہے لہذا ان مروجہ قراءتوں کے لئے الگ سے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے، ان قراءات عشرۃ کا متواتر ہونا ہی کافی ہے۔

واخرج ابن أشتة في المصاحف وابن أبي شيبة في فضائله من طريق ابن سيرين عن عبيدة السلماني قال: القراءة التي عرضت على النبي صلى الله عليه وسلم في العام الذي قبض فيه، هي القراءة التي يقرؤها الناس اليوم.

(جاری ہے ......)

Scanned by CamScanner

جامعة فاروقية ... دار الإفتاء

وأخرج ابن أشتة عن ابن سيرين قال: كان جبريل يعارض النبي صلى الله عليه وسلم كل سنة في شهر رمضان مرة فلما كان العام الذي قبض فيه عارضه مرتين، فيرون أن تكون قراءتنا هذه على العرضة الأخيرة

(الإتقان في علوم القرآن، النوع السادس عشر: في كيفية انزاله، ١/ ١٧، دار الفكر)

قال الزركشي في البرهان: فالقرآن هو الوحي المنزل على محمد صلى الله عليه وسلم للبيان والإعجاز، والقراءات اختلاف ألفاظ الوحي المذكور في الحروف وكيفيتها من تخفيف وتشديد وغيرهما والقراءات السبع متواترة عند الجمهور وقيل بل هي مشهورة، قال الزركشي: والتحقيق أنها متواترة عن الأئمة السبعة.

(الإتقان، النوع الثالث والرابع في معرفة المتواتر، ١/ ١١٣، دار الفكر)

إن الأحرف التي نزل بها القرآن أعم من تلك القراءات المنسوبة إلى الأئمة السبعة القراء عموما مطلقا، وأن هذه القراءات أخص من تلك الأحرف السبعة النازلة خصوصا مطلقا. ذلك لأن الوجوه التي أنزل الله عليها كتابه، تنتظم كل وجه قرأ به النبي صلى الله عليه وسلم وأقرأه أصحابه، وذلك ينتظم القراءات السبع المنسوبة إلى هؤلاء الأئمة السبعة القراء كما ينتظم ما فوقها إلى العشرة، وما بعد العشرة،

(مناهل العرفان، المبحث السادس في نزول على سبعة أحرف، ... ١/ ١٤٩ دار الاحياء التراث)

ضابط كل قراءة تواتر نقلها، ووافقت العربية مطلقاً ورسم المصحف ولو تقديراً فهي من الأحرف السبعة وما لا تجتمع فيه شاذ.

(شرح الطيبة لأبي قاسم النويري: ١/ ١٢٣)

قال (القاضي جلال الدين البلقيني): القراءة تنقسم إلى متواتر وآحاد وشاذ، فالمتواتر القراءات السبعة المشهورة، والآحاد قراءات الثلاثة التي هي تمام العشر .... وأحسن من تكلم في هذا النوع إمام القراء في زمانه شيخ شيوخنا أبو الخير بن الجزري قال في أول كتابه: النشر كل قراءة وافقت العربية ولو بوجه ووافقت أحد المصاحف العثمانية ولو احتمالا وصح سندها فهي القراءة الصحيحة التي لا يجوز ردها ولا يحل إنكارها بل هي من الأحرف السبعة التي نزل بها القرآن ووجب على الناس قبولها سواء كانت عن الأئمة السبعة أم عن العشرة أم عن غيرهم من الأئمة المقبولين.

(الإتقان، النوع الثاني وعشرون: معرفة المتواتر المشهور، ١/ ١٠٧، دار الفكر)

وجاء اقتصاره على هؤلاء السبعة وصادفة واتفاقا من غير تعمد ولا عمد. (مناهل العرفان: ١/ ٢٩٢، دار الإحياء التراث)

الشاهد الرابع أن القراءات كلها على اختلافها كلام الله، لا مدخل لبشر فيها بل كلها نازلة من عنده تعالى. يدل على ذلك أن الأحاديث الملهمة تفيد أن الصحابة رضي الله عنهم كانوا يرجعون فيما يقرءون إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذون عنه ويتلقون منه كل حرف يقرءون عليه.

(مناهل العرفان، المبحث السادس، ١/ ١١٢، دار إحياء التراث)

القرآن الذي تجوز به الصلوة بالاتفاق هو المضبوط في المصاحف الأئمة التي بعث بها عثمان رضي الله عنه إلى الأمصار وهو الذي أجمع عليه الأئمة العشرة، وهذا هو المتواتر جملة وتفصيلا، فما فوق السبعة إلى العشرة غير شاذ، وإنما الشاذ ما وراء العشرة وهو الصحيح، وتمام تحقيق ذلك في فتاوى العلامة القاسم.

(حاشية ابن عابدين كتاب الصلوة باب في بيان المتواتر بالشاذ، ٢/ ٢٢٧، دار المعرفة)

جامعہ فاروقیہ

٣۔ واضح رہے! ایک ہے قرآن مجید اور ایک ہے قرآن مجید کی قراءت
قرآن مجید کے کل یا اس کے کسی جز کا انکار کرنا کفر ہے۔
اور قرآن مجید کی قراءات میں اگر کوئی بعض کو مانتا ہو اور بعض کو نہ مانتا ہو
مثلاً روایت حفص کو مانتا ہو اور بقیہ کا انکار کرتا ہو تو اس میں تفصیل ہے

i۔ جس روایت کو مانتا ہے اس کے علاوہ قراءتوں کا متواتر ہونا کسی
اور محقق کے نزدیک ثابت نہ ہو اور یہ شخص اس وجہ سے اس قراءت
کا انکار کرتا ہو تو اس کی تکفیر نہیں کی جائیگی۔

ii۔ اس شخص کو دیگر قراءتوں کا تواتر سے ثابت ہونا معلوم نہ ہو،
جیسا کہ عام طور پر لوگوں کو ہوتا ہے کہ جس قراءت کو پڑھ رہے ہوتے
ہیں اس کے علاوہ اور قراءات کا علم نہیں ہوتا، ان کا علم صرف ان لوگوں
کو ہی ہوتا ہے جو اس کے پڑھنے اور پڑھانے میں لگے ہوتے ہیں، تو ایسی
لاعلمی کی وجہ سے انکار پر بھی تکفیر نہ کی جائیگی، البتہ اس شخص کو باخبر کیا جائیگا۔

iii۔ تواتر تسلیم ہونے کے بعد انکار کرنے والے کی تکفیر کی جائیگی
کیونکہ یہ تواتر ضروری اور بدیہی ہے، جس کے انکار پر کفر لازم آتا ہے،
اور یہ انکار سخت گمراہی کی بات ہے۔

والقراءات الواردة في العرضة الأخيرة هي أبعاض
القرآن المتواترة في كل الطبقات، فيكفر جاحد حرف منها إلا أن
من القراءات المتواترة ماهو معلوم تواتره بالضرورة عند الجماهير،
ومنها ما يعلم تواتره حذاق القراء المتفرغون لعلوم القراءة دون عامتهم
فإنكار شيئ من القسم الأول كفر بالإتفاق. وأما الثاني فإنما يعد كفرا
بعد إقامة الحجة على المنكر وتعنته بعد ذلك، فتهوين أمر القراءات
السبع أو العشر المتواترة خطر جدا. اهـ
وإن اجترأ على ذلك الشوكاني وصديق خان القنوجي.
(جاری ہے ـــ ـ ـ ـ ـ ـ)

مع أن شيخ الصناعة الشمس الجزري ليسرد أسماء رواة العشر طبقة بعد طبقة في كتابه "منجد المقرئين" بحيث يجلو لكل ناظر أمر تواتر القراءات العشر في كل الطبقات جلاء لا مزيد عليه فضلا من السبع و هذا مع عدم استقصائه رواة العشر في كل طبقة.

(مقالات الكوثري: المقالة الاولى، مصاحف الأمصار ص ٢١، وفي مقالة الثانية، ما هي الأحرف السبعة ص ٣٥، ٣١، دار السلام)

من أنكر الأخبار المتواترة في الشريعة كفر .... ثم إعلم أنه اراد بالتواتر هاهنا التواتر المعنوي لا اللفظي اهـ ....

ومن جحد القرآن: أي كله أو سورة منه أو آية، قلت وكذا كلمة أو قراءة متواترة أو زعم أنها ليست من كلام الله تعالى كفر، يعني إذا كان كونه من القرآن مجمعا عليه.

(شرح ملا علي القاري على الفقه الاكبر ص ١٦٥، ١٦٦. قديمي)

ثم إن التواتر قد يكون من حيث الإسناد: كحديث ......

وقد يكون من حيث الطبقة، كتواتر القرآن. تواتر على البسيطة شرقا وغربا، درسا وتلاوة حفظاً وقراءة وتلقاه الكافة عن الكافة طبقة عن طبقة، إلى وارق إلى حضرة الرسالة، ولا تحتاج إلى إسناد يكون عن فلان عن فلان .... ثم اثبتناه في الفصول الآتية إجماع اهل الحل والعقد على أن تاويل الضروريات وإخراجها عن صورة ما تواتر عليه وكما جاء وكما فهمه وجرى عليه اهل التواتر، أنه كفر،

ذهبت الحنفية بعد هذا إلى أنه إنكار الأمر القطعي وإن لم يبلغ إلى حد الضرورة كفر، صرح به الشيخ ابن الهمام في المسايرة،

(إكفار الملحدين: في ضروريات الدين بيان اقسام التواتر الأربعة، ص ٦٥، ادارة القرآن)

(جاري ......)

وفي العقائد العضدية: لا نكفر أحدا من أهل القبلة إلا بما
فيه نفي الصانع المختار...... وإنكار ما علم من الدين بالضرورة أو إنكار
مجمع عليه قطعا.

(إكفار الملحدين: إنكار الإجماع وإنكار الأخبار المتواتر كفر، ص ٦٥، إدارة القرآن)

(وأما ما ثبت قطعا ولم يبلغ حد الضرورة) أي: لم يصل إلى
أن يعلم من الدين ضرورة (كاستحقاق بنت الابن السدس مع البنت
الصلبية (بإجماع المسلمين فظاهر كلام الحنفية الإكفار بجحده لأنهم لم يشترطوا)
في الإكفار سوى القطع في (ثبوت) أي ثبوت ذلك الأمر الذي تعلق
به الإنكار لا بلوغ العلم به حد الضرورة (ويجب حمله) أي: حمل الإكفار
الذي هو ظاهر كلامهم (على ما إذا علم المنكر ثبوته قطعا) لا على ما لم يعلم
المنكر ثبوته قطعا وجهله ذلك (لأن مناط التكفير وهو التكذيب
أو الاستخفاف بالدين عند ذلك يكون) أي: إنما يكون عند العلم بثبوت
ذلك الأمر قطعا (أما إذا لم يعلم) ثبوت ذلك يكون الأمر الذي
أنكره قطعا (فلا) يكفر إذ لم يتحقق منه تكذيب ولا إنكار إلهام
(إلا أن يذكر له أهل العلم ذلك) أي أن ذلك الأمر من
الدين قطعا (فيلج) أي يتمادى فيما هو فيه عنادا فيحكم في هذه الحالة
بكفره لظهور التكذيب.

(المسايرة في العقائد: في متعلق الإيمان، ص ٣٠٠، دار الكتب العلمية)

(وكذا في روح المعاني: مبحث في الكفر، ١/ ١٢٧، دار إحياء التراث العربي) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٠/ ٥/ ١٤٣٠ هـ

الجواب صحيح
[illegible]
٢٢/٥/٣٠ هـ

الجواب صحيح
[illegible]
٢٣/ ٥/ ٣٠ هـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Lahore Islamic University

جامعة لاهور الإسلامية

الرقم
التاریخ ۱-۶-۰۹
المرفقات

محترمی ومکرمی جناب مولانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،،

اُمید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

دو ماہ قبل ملک بھر کے جید علماء ومفتیان کرام کی خدمت میں قراءات کے حوالے سے ایک سوالنامہ ارسال کیا گیا تا حال چند ایک علمائے کرام اور دارالافتاء کی طرف سے جوابات موصول ہوئے ہیں جن میں سے بعض تو بہت مختصر ہیں اور بعض کافی طویل اور عربی نصوص وعبارات پر ہی مشتمل ہیں کہ جس سے قارئین کے لئے استفادہ کرنا مشکل ہے اور اسے قارئین کے لئے آسان فہم بنانے کے لئے مزید وقت درکار ہے۔ مجلہ کے صفحات کی کمی کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر جامعہ لاہور الاسلامیہ کے دار الافتاء نے موصول شدہ فتاویٰ جات کی روشنی میں ایک جامع فتویٰ تیار کیا ہے کہ جس میں تمام عربی عبارات کا ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے تاکہ عام وخاص اس سے مستفید ہوسکیں اور صفحات کی کمی کا مسئلہ بھی حل ہوجائے۔

آپ سے گذارش ہے کہ آپ اس فتویٰ پر دستخط اور مہر لگا کر اس کی تائید فرمادیں جو آپ کی طرف سے 'قراءات نمبر' کے لیے فتویٰ تصور کیا جائے گا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ آپ اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس گذارش پر نظر التفات فرمائیں گے۔

جزاك الله أحسن الجزاء

والسلام

ڈاکٹر حافظ حسن مدنی
مدیر التعلیم: جامعہ لاہور الاسلامیہ ومدیر 'محدث'

0333-4213525

ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی
مدیر کلیۃ القرآن الکریم وانچارج مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

حافظ

Head Office – 042-5837339
... Model Town, Lahore 54700, Pakistan. Phones : 5866476, 5866396, 5839404

Scanned by CamScanner

الاستفتاء

سوال: کیا مروجہ قراء ات قرآنیہ کا قرآن وسنت میں کوئی وجود ہے؟ ثبوت کی صورت میں اس کے انکاری کے متعلق علمائے اُمت کی کیا رائے ہے؟

جواب: قراء ات عشرہ دس ائمہ کی ان مرویات کا نام ہے جو قرآن مجید اور اس کے متنوع لہجات کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ سے اُمت کو منتقل ہوئیں۔ موجودہ قراء ات عشرہ صحیح احادیث میں وارد سبعہ احرف کا حاصل ہیں یعنی قرآن کریم کے سات متنوع لہجات کو ملا کر دس یا زیادہ قراء تیں تیار ہوئیں اور ہر قراء ت روایت کے اعتبار سے ایک بڑے امام سے منسوب ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کتاب وسنت سے اجتہادات ائمہ بعد میں ان کی فقہ کہلائی، لیکن فقہ اور قراء ت کا ایک بڑا فرق یہ ہے کہ فقہ میں اماموں کا اجتہاد داخل ہوتا ہے جبکہ قراء توں میں الفاظ تو صریح کلام الٰہی ہیں، لیکن ان کے باہمی تداخل سے تعداد سات سے بڑھ گئی ہے، لہٰذا تمام متواتر قراء توں کے الفاظ بالکل قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں۔ جیسا کہ کتب حدیث میں محدثین کرامؒ نے مستقل ابواب قائم کرکے انہیں حدیثوں سے ثابت کیا ہے۔ مثلاً امام ترمذی نے 'کتاب القراء ات' اور امام ابوداؤد نے 'کتاب الحروف والقراء ات' کے نام سے اپنے مجموعہ ہائے احادیث میں باقاعدہ کتابیں قائم کی ہیں۔

سبعہ احرف کی مزید وضاحت کچھ یوں ہے کہ قرآن مجید میں متعدد اَسالیب تلاوت کے ضمن میں صحیح اور متواتر روایت «أنزل القرآن علی سبعة أحرف» [صحیح بخاری: ۴۹۹۲، ۵۰۴۱، صحیح مسلم: ۱۸۹۶، ۱۸۹۷] اس بات پر بلاشبہ دلالت کرتی ہے کہ دین میں قرآن مجید کو متنوع انداز میں پڑھنا ثابت ہے۔ چنانچہ اختلاف قراء ات یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کو مختلف لہجات میں پڑھنا ہر حال میں ثابت ہے اس کے بارے میں "لا إله الا الله" پڑھنے والے کسی بھی مسلمان کو شک نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ امام سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"القراء ات السبع التی اقتصر علیها الشاطبی والثلاث التی هی قراء ة أبی جعفر وقراء ة یعقوب و قراء ة خلف، متواترة معلومة من الدین بالضرورة و کل حرف انفرد به واحد من العشرة معلوم من الدین بالضرورة انه منزل علی رسول الله ﷺ لا یکابر فی شيء من ذلك إلا جاهل ولیس تواتر شيء من ذلك مقصود علی من قرأ بالروایات بل هی متواترة عند کل مسلم یقول: أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله، ولو کان مع ذلك عامیا جلفا لا یحفظ من القرآن حرفاً وحظ کل مسلم وحقه أن یدین الله تعالیٰ وتجزم نفسه بأن ما ذکرنا متواتر معلوم بالیقین لا تتطرق الظنون ولا الارتیاب إلی شئ منه والله تعالیٰ أعلم. [اتحاف فضلاء البشر للدمیاطی: ۹/۱]

'' وہ سات قراء ات جن پر شاطبیؒ نے انحصار کیا ہے اور وہ تین قراء ات جو ابوجعفر، یعقوب، اور خلف سے منسوب ہیں، سب کی سب متواترہ ہیں اور دین سے بالضرورۃ ثابت ومعلوم ہیں۔ حتی کہ ہر وہ حرف، جس کے ساتھ قراء عشرہ میں سے کوئی قاری منفرد ہو، وہ بھی بالضرورۃ دین سے معلوم ہے اور رسول اللہ پر نازل شدہ ہے۔ مذکورہ نقطہ نظر سے انحراف کوئی جاہل ہی کرسکتا ہے۔ ان قراء ات وروایات کا تواتر صرف ماہرین علم قراء ات کی حد تک معلوم وثابت نہیں، بلکہ ہر اس مسلمان کے نزدیک قراء ات عشرہ متواترہ ہیں جو أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول

Scanned by CamScanner

...ی ہے، اگرچہ وہ ایسا عامی ہی کیوں نہ ہو جس نے قرآن کریم میں سے ایک حرف بھی حفظ نہ کیا ہو۔ لہٰذا ہر مسلمان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس بارے ... کی فرمانبرداری اختیار کرے اور جو کچھ ہم نے پیچھے بیان کیا ہے اس پر یقین رکھے کہ وہ متواتر ہے اور اس یقین کے ساتھ عقیدہ رکھے کہ ان (قراء ... عشرہ) میں شکوک وشبہات پیدا نہیں ہو سکتے۔''

... صدیق حسن خاں بہادر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"... أهل الأصول تواتر كل واحدة من القراء ات السبع بل العشر" [حصول المأمول: ص ۳۵]

"... نے قراءات سبعہ بلکہ عشرہ میں سے ہر قراءت کے تواتر کا دعویٰ کیا ہے۔''

... امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وقد انعقد الإجماع على حجية قراء ات القراء العشرة وأن هذه القراء ات سنة متبعة لا مجال للاجتهاد فيها...... وقال...... القراء ات توقيفية وليست اختيارية خلافاً لجماعة" [البرهان في علوم القرآن: ۱/۳۲۱، ۳۲۲]

"قراءات عشرہ کی قراءات کی حجیت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، یہ قراءات، سنت متبعہ (یعنی توقیفی) ہیں اور ان میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے...... اور فرماتے ہیں...... ایک جماعت کی رائے کے برعکس یہ قراءات اختیاری نہیں بلکہ توقیفی ہیں۔''

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حد الكتاب ما نقل إلينا بين دفتي المصحف على الأحرف السبعة المشهورة نقلاً متواترا" [المستصفىٰ: ۱۰۱]

"قرآن مجید وہ ہے جو مشہور احرف سبعہ پر نقل متواتر کے ساتھ دو گتوں کے درمیان ہم تک نقل کیا گیا ہے۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لم ينكر أحد من العلماءِ قراء ات العشرة" [مجموع الفتاوى: ۱۳/۳۹۳]

"اہل علم میں سے کسی ایک نے بھی قراءات عشرہ کا انکار نہیں کیا۔''

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فالمتواتر لا يجوز انكاره لأن الأمة الإسلامية قد أجمعت عليه. وتواتر القراء ات من الأمور الضرورية التي يجب العلم بها" [شرح الفقه الأكبر: ص ۱۶۷]

"متواتر کا انکار کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے اور تواتر قراءات امورِ ضروریہ میں سے ہے جس کا علم ہونا واجب ہے۔''

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "إن أصحاب القراء ات من أهل الحجاز والشام والعراق كل منهم عزا قراء ته التي اختارها إلى رجل من الصحابة قرأها على رسول الله ﷺ لم يستثنِ من جملة القرآن شيئاً" [الإعلام: ۲/۲۷۳]

"حجازی، شامی اور عراقی اصحابِ قراءات میں سے ہر قاری نے اپنی اختیار کردہ قراءت کو کسی نہ کسی صحابی رسول کی طرف منسوب کیا ہے۔ جنہوں نے قرآن میں سے کوئی چیز چھوڑے بغیر یہ قراءات نبی اکرم ﷺ کو سنائی۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وقد أجمع المسلمون في هذه الأعصار على الاعتماد على ماصح عن هولاء الأئمة مما رووه ورأوه من القراء ات وكتبوا في ذلك مصنفات فاستمر الإجماع على الصواب وحصل ما وعد الله به من حفظ الكتاب وعلى هذا الأئمة المتقدمون والفضلاء المحققون كالقاضي أبي بكر بن الطيب والطبري وغيرهما" [تفسير القرطبي: ۱/۴۶]

"اس دور میں ان معروف ائمہ قراءات سے صحیح ثابت قراءات پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے۔ ان ائمہ کرام نے علم قراءت پر متعدد کتب تصنیف کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت قرآن کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ قاضی ابوبکر ابن الطیب اور امام طبری جیسے ائمہ متقدمین اور فضلاء محققین کا اس قول پر اتفاق ہے۔''

امام ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ومضت الأعصار والامصار على قراء ة السبعة وبها يصلى لأنها تثبت بالإجماع" [المحرر الوجيز: ۱/۴۹]

"قراءات سبعہ پر متعدد ادوار گزر چکے ہیں اور یہ نمازوں میں پڑھی جا رہی ہیں، کیونکہ یہ اجماع امت سے ثابت ہیں۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سبب تنوع القراء ات فيما احتمله خط المصحف هو تجويز الشارع وتسويغه ذلك لهم إذ مرجع ذلك إلى السنة والاتباع لا إلى الرأي والابتداع" [مجموع فتاوى: ۱۳/۴۰۲]

"خط مصحف میں مختلف قراءات کا احتمال شارع کی طرف سے ہے، کیونکہ اس کا مرجع سنت واتباع ہے۔ اجتہاد ورائے نہیں۔''

Scanned by CamScanner

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أنزل القرآن على سبعة أحرف ، المراء فی القرآن کفر
[مسنداحمد: ۳۰۰، صحیح ابن حبان: ۷۳، تفسیر ابن کثیر: ۱۰۲/۲، فضائل القرآن: ۶۳]
''قرآن مجید سبعہ احرف پر نازل کیا گیا ہے، قرآن مجید کے بارے جھگڑنا کفر ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ "أن من کفر بحرف منه فقد کفر به کله"
[تفسیر الطبری: ۵۴/۱، الابحاث فی القراء ات: ص۱۸، نکت الانتصار للباقلانی: ص۳۶۴]
''جس شخص نے قرآن مجید کے ایک حرف کا انکار کیا، یقیناً اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔''

◉ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "واتفقوا أن کل ما فی القرآن حق وأن من زاد فیه حرفاً ما غیر القراء ات المروية
المحفوظة المنقولة نقل الکافة أو نقص منه حرفاً أو غیر منه حرفاً مکان حرف و قد قامت علیه الحجة أنه من
القرآن فتمادى متعمدا لکل ذلك عالماً بأنه بخلاف ما فعل ، فانه کافر" [مراتب الاجماع: ص۱۷۴]
''تمام اہل علم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جو کچھ بھی قرآن مجید میں ہے وہ برحق ہے اور جو شخص عمداً منقول محفوظ قراءاتِ مرویہ کے علاوہ کوئی حرف
زیادہ کرتا ہے یا کسی حرف کو کم کر دیتا ہے یا کسی مجمع علیہ حرف کی جگہ کوئی اور حرف لے آتا ہے تو وہ کافر ہے۔''

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أن الإجماع منعقد علی أن من زاد حرکة أو حرفاً فی القرآن أو نقص من تلقاء نفسه
مصرا علی ذلك یکفر" [منجد المقرئین: ص۹۷، ۲۴۴]
''اس امر پر امت کا اجماع ہے کہ جو شخص اصرار کرتے ہوئے اپنی طرف سے قرآن مجید میں ایک حرکت یا حرف کا اضافہ یا کمی کرتا ہے وہ کفر کرتا
ہے۔''

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قراءات قرآنیہ یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کو پڑھنے کے مختلف لہجات قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور ان
پر اُمت کا اجماع ہو چکا ہے۔ اب اگر کوئی شخص ان سب کا یا کسی ایک کا انکار کرتا ہے تو وہ بالاجماع گمراہ اور سبیل المؤمنین سے ہٹا ہوا ہے۔

حافظ عبدالرحمٰن مدنی
(رئیس دار الافتاء)

حافظ ثناء اللہ مدنی
(شیخ الحدیث، جامعہ لاہور الاسلامیہ)

مولانا محمد رمضان سلفی
(نائب شیخ الحدیث جامعہ)

مولانا محمد شفیق مدنی
(رکن دار الافتاء)

— جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں

Scanned by CamScanner

الجواب باسم ملهم الصواب

آپ کا ترتیب دیا ہوا فتوی دربارۂ قراءت موصول ہوا

اس فتوے کے آخر میں منکرین قراءت کے بارے میں جو کہ کچھ مبہم ہے اس بارے میں ہماری رائے اب بھی وہی ہے

کہ اس تفصیل کو باقی رکھا جائے جو ہماری طرف سے آپ کو ارسال کی گئی تھی۔ اور وہ یہ ہے:

قرآن مجید کی قراءات میں سے اگر کوئی بعض کو مانتا ہو اور بعض کو نہ مانتا ہو، مثلاً روایت حفص کو مانتا ہو اور بقیہ کا انکار کرتا ہو تو اس میں تفصیل ہے۔

i جس روایت کو مانتا ہے اس کے علاوہ قراءتوں کا متواتر ہونا کسی اور محقق کے نزدیک ثابت نہ ہو۔ اور یہ شخص اس وجہ سے اس قراءت کا انکار کرتا ہو تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

ii اس شخص کو دیگر قراءتوں کا تواتر سے ثابت ہونا معلوم نہ ہو جیسا کہ عام طور پر لوگوں کو نہیں ہوتا کہ جس روایت کو پڑھ رہے ہوتے ہیں اس کے علاوہ اور قراءتوں کا علم نہیں ہوتا، ان کا علم صرف ان لوگوں کو ہی ہوتا ہے جو اس کے پڑھنے اور پڑھانے میں لگے ہوتے ہیں، تو ایسی لاعلمی کی وجہ سے انکار پر بھی تکفیر نہ کی جائیگی، البتہ اس شخص کو باخبر کیا جائیگا۔

iii تواتر تسلیم ہونے کے بعد انکار کرنے والے کی تکفیر کی جائیگی کیونکہ یہ تواتر ضروری اور بدیہی ہے، جس کے انکار پر کفر لازم آتا ہے۔ اور یہ انکار سخت گمراہی کی بات ہے۔

كما قال الشيخ الزاهد الكوثري رحمة الله عليه:

والقراءات الواردة في العرضة الأخيرة هي القرآن المتواتر في كل طبقات فيكفر جاحد حرف منها إلا أن من القراءات المتواترة ما هو معلوم تواتره بالضرورة عند الجماهير، ومنها ما العلم بتواتره لحذاق القراء المتفرغين لعلوم القراءة دون عامتهم، فإنكار شيئ من القسم الأول كفر بالاتفاق، وأما الثاني فإنما يعد كفرا بعد إقامة الحجة على المنكر ولعنته بعد ذلك، فتهوين أمر القراءات السبع أو العشرة المتواترة خطر جدا. اهـ

وإن اجترأ على ذلك الشوكاني وصديق خان القنوجي مع أن شيخ الصناعة الشمس الجزري ليرد أسماء رواة العشر طبقة بعد طبقة في كتابه "منجد المقرئين" بحيث يجلو لكل ناظر أمر تواتر القراءات العشر في كل الطبقات جلاء لا مزيد عليه فضلا من السبع وهذا مع عدم استقصائه رواة العشر في كل طبقة. (مقالات الكوثري المقالة الاولى وفي المقالة الثانية ص ۲۱، ۳۰، ۳۱ دار السلام)

جاری ہے.....

Scanned by CamScanner

(ج) صورت دیگر! آپ نے "مراتب الاجماع" سے امام ابن حزم رحمہ اللہ کا جو قول نقل کیا ہے اس کا ترجمہ یوں کیا جائے:

"اور تمام اہل علم کا اتفاق ہے اس بات پر کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حق ہے، اور اس بات پر کہ ان قراءات کے علاوہ جو مروی کی (ہیں) محفوظ (ہیں اور) تواتر کے ساتھ منقول ہیں، جو کوئی اس (قرآن) میں (اپنی طرف سے) کسی ایک حرف کا بھی اضافہ کرے یا اس میں سے کسی حرف کی کمی کرے یا کسی ایسے حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کرے جس کا قرآن سے ہونا دلیل (قطعی ضروری) سے ثابت ہو۔ اور وہ تعنت کی بناء پر عمداً ان (زیادتی، کمی یا تبدیلی) میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے یہ جانتے ہوئے کہ حقیقت اس کے خلاف ہے جو کچھ یہ (کمی زیادتی یا تبدیلی) کر رہا ہے تو وہ کافر ہے۔"

(د) "منجد المقرئین" سے علامہ ابن جزری رحمہ اللہ کے قول کا ترجمہ اس طرح کیا جائے۔

"اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ جو کوئی اپنی طرف سے قرآن کریم میں کسی حرکت یا حرف کا اضافہ کرے یا کمی کرے (تنبیہ کئے جانے اور تواتر تسلیم ہو جانے کے باوجود) اس (کمی یا زیادتی) پر مصر ہو تو وہ کافر ہے۔"

تو ٹھیک ہے

نوٹ: ۱۔ جب یہ فتویٰ کسی ایک مکتب فکر کی بجائے سب سے متفقہ لیا جا رہا ہے اور یہ سب کی مشترک تحریر شمار ہوگا تو اس فتوے سے ان الفاظ
"......یہ اسی طرح ہے جیسے کتاب وسنت سے اجتہادات ائمہ بعد میں ان کی فقہ کہلائی، لیکن فقہ اور قراءت میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ فقہ میں اماموں کا اجتہاد داخل ہوتا ہے......"
کو ختم کر کے نئی عبارت تشکیل دی جائے۔

۲۔ ہمارا یہ فتویٰ اس بات کے ساتھ مشروط ہے کہ اگر آپ اس کو اپنے مجلہ میں شائع کرنا چاہتے ہیں تو اس کو بعینہٖ شائع کریں

فقط والسلام

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد ارشد مسکوی

المتخصص بالجامعۃ الفاروقیہ کراچی

۳ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

نظام الدین شامزئی

الجواب صحیح

[illegible]

۱/۷/۳۰ھ